

لڑائی

نالہ سحری

(از جناب اکرم مظفر نگرہی)

مذاقِ بخیہ گرمی ہو کہ شغلِ جامہ دردی
ہوا طلوع وہ دیکھو سپیدہ سحری
تڑپ رہا ہے ابھی تک خرابِ کم نظری
حریفِ شوق نہ بن مدعی راہِ بری
الہی اور بڑھے عمرِ نالہ سحری
نفس ہے میں ہوں اور اک عالم شکستہ پری
ادھر فلک پہ ہے روشن ستارہ سحری
پس حجابِ دو عالم کسی کی جلوہ گرمی
نجومِ چرخ کا راتوں کو شوقِ نغمہ گرمی
فریبِ جلوہ سے بڑھتی ہے میری بے خبری
جنونِ عشق کی کرتے ہیں خود یہ پردہ دردی
لہو ترنگ ہے ہر لحظہ کاوشِ جگری
برنگِ شعلہ بھڑکتی ہے آنسوؤں کی تری
کسے خبر ہے کہ وہ کھٹا کمالِ بے خبری
بنا گئی ہے مجھے تو فغاں کی بے اثری
کہ اس نہ آسکی اس کی سچی چارہ گرمی
فرازِ طور پہ ہے اہتمامِ جلوہ گرمی
ادا شناسِ حقیقت ہے جس کی دیدہ دردی
یہاں تو کام اگر آئے گی تو بے جگری
بہت بلند ہے میرا مقام بے بہری

جنونِ عقل کے ہیں شیوہ ہائے فتنہ گرمی
یہ بے خودی شبِ عیشِ تابہ کے جاگو
نگاہِ ناز کے سیراب ہو چکے ٹھنڈے
قدمِ قدم پہ نہ مجھ کو نوید منزل دے
کچھ انقلاب کے آثار ہیں فضاؤں میں
تو صبح و شام اسیری کی روداد نہ پوچھ
سرشکِ غم ہے ادھر صنو نکلن سیر مڑگاں
تری نگاہِ تجلی شناس ہو تو دیکھ
زمین پہ دیکھتے کب تک جگائے گا فتنے
نگاہِ شوق تو کم حوصلہ نہیں لیکن
گلوں پہ کون گلستاں میں اعتبار کرے
نفسِ نفس میں ہیں بیدار آتشیں نغے
تو میرے سوزِ جگر کے تصرفات کو دیکھ
جو ماورائے تعین گیا ہے لے کے مجھے
اسی سے عزمِ جواں میں ہلوی خودی پیدا
مریضِ عشق نہ کیوں بے نیاز درماں ہو
نگاہِ شوق کو مردہ کہ بعد مدت پھر
کھلیں گے اس پہ وجود و عدم کے راز نہاں
تو مصالحت پہ نہ کر راہِ عشق میں تکیہ
ہنرِ فروش مری پستیوں کو دیکھتے ہیں

بتاؤ بارِ امانت کو کون اکٹھا لیتا
اگر قبول نہ کرتا اکرم یہ درد سہری